Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

(ایڈیٹر): نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد نمبر ۳۹/۷۴	سوموار ۴ شعبان ۱۴۰۹ھ ۱۳ امان ۱۳۶۸ہش ۱۳ مارچ ۱۹۸۹ء	نمبر ۶۱

جواہر الکلام

- پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو۔
- دین کا معاملہ بہت بڑا، اہم اور نازک معاملہ ہے اسمیں بہت بڑی فکر اور غور کی ضرورت ہے۔
- انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے۔ (ارشادات حضرت بانی سلسلہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"توبہ کی یہ حقیقت ہے جس کی نظیر ہم قانونِ قدرت میں صاف مشاہدہ کرتے ہیں۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نبیوں کے زمانہ میں جو قوموں پر عذاب آتے ہیں جیسے لوط کی قوم پر یا یہودیوں کو بخت نصر یا طیطس رومی کے ذریعے تباہ کیا گیا تو ان عذابوں کا موجب محض اختلاف نہیں ہوتا۔ بلکہ ان عذابوں اور دکھوں کا موجب وہ شرارتیں اور شوخیاں اور تکلیفیں ہوتی ہیں۔ جو وہ نبیوں سے کرتے اور انہیں پہنچاتے ہیں۔ آخر ان کی شرارتیں ان پر ہی لوٹ کر پڑتی ہیں۔ اور انہیں تباہ اور ہلاک کر دیتی ہیں۔ جس طرح پر سیاست اور ملک داری کے اصولوں کی تہہ میں یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ امنِ عام میں خلل انداز ہونے والوں کو وہ چور ہوں یا ڈاکو، باغی ہوں یا کسی اور جرم کے مجرم محض اس لئے سزا دی جاتی ہے تا آئندہ کے لئے امن ہو اور دوسروں کو اس سے عبرت۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ قانون رکھا ہوا ہے کہ وہ شریروں اور سرکشوں کو جو اس کے حدود اور اوامر کی پرواہ نہیں کرتے سزا دیتا ہے تا کہ حد سے نہ بڑھ جائیں۔ جنہوں نے حد سے بڑھنا چاہا خدا نے دہیں انہیں تنبیہ کی اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ سزا اور تنبیہ اس شخص کے لئے بھی جسے دی جاتی ہے اور دوسروں کے واسطے بھی جو عبرت کی نگاہ سے اسے دیکھتے ہیں۔ بطور رحمت ہے۔ کیونکہ اگر سزا نہ دی جائے تو امن اٹھ جاتا ہے۔ اور انجام کار نتیجہ بہت ہی برا ہوتا ہے۔ قانونِ قدرت پر نظر کرو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فطرتِ انسانی میں یہ بات رکھی ہوئی ہے"

"جیسے ایک گھر کے دروازے بند کر لینے سے روشنی سے محروم ہو جاتا ہے اور تازہ اور زندگی بخش ہوا اُسے نہیں مل سکتی یا کسی زہر کے کھا لینے سے اس کی زندگی باقی نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح پر جب ایک آدمی خدا کی طرف سے ہٹتا ہے اور گناہ کرتا ہے تو وہ ایک ظلمت کے نیچے آکر عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔ گناہ اصل میں جُناح تھا جس کے معنی میل کرنے اور اصل مرکز سے ہٹ جانے کے ہیں۔ پس جب انسان خدا سے اعراض کرتا ہے اور اس کے نور کے مقابل سے ہٹ جاتا ہے، جو صرف خدا کی طرف سے اترتا اور دلوں پر نازل ہوتا ہے تو وہ ایک تاریکی میں مبتلا ہوتا ہے جو اس کے لئے عذاب کا موجب ہو جاتی ہے۔ پھر جس قسم کا یہ اعراض ہو۔ اسی قسم کا عذاب اسے دکھ دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان پھر اسی مرکز کی طرف آنا چاہے اور اپنے آپ کو اس مقام پر پہنچا دے جو ایسی روشنی کے پڑنے کا مقام ہے تو وہ پھر اس گشدہ نور کو پا لیتا ہے۔ کیونکہ جیسے دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے کمرہ میں روشنی کو ایسے وقت پا سکتے ہیں۔ جب اس کی کھڑکیاں کھول دیں۔ ویسے ہی روحانی نظام میں مرکزِ اصلی کی طرف بازگشت کرنا ہی راحت کا موجب ہو سکتا ہے اور اس دکھ درد سے بچاتا ہے جو اس مرکز کو چھوڑنے سے پیدا ہوا تھا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ اور یہی ظلمت جو اس طرح پر پیدا ہوتی ہے ضلالت جہنم کہلاتی ہے۔ اور مرکزِ اصلی کی طرف رجوع کرنا جو راحت پیدا کرتا ہے۔ جنت سے تعبیر ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد سوم صـ۲۴ تا صـ۲۷)

دو احمدی بھائیوں کا کارنامہ

مجلس خدام الاحمدیہ باٹا پور لاہور کے دو بھائیوں شاہد محمود جنجوعہ اور زاہد محمود جنجوعہ ابن ماسٹر شریف احمد صاحب سابق درویش قادیان نے الیکٹرونکس کی دنیا میں ایک نئی ایجاد کا اضافہ کیا ہے۔

انہوں نے ٹیپ ریکارڈنگ کا ایسا سسٹم ایجاد کیا ہے جس میں دور و نزدیک کی آوازوں کا فرق ختم ہو جائے گا۔ اگر دو آدمی مختلف فاصلے پر محو کلام ہوں تو انکی آوازیں ریکارڈ ہونے کے بعد مختلف طاقت کی نہیں ہوں گی۔ بلکہ یکساں ریکارڈنگ ہوگی۔ اس کے علاوہ اس ٹیپ ریکارڈر میں یہ خوبی بھی ہو گی کہ آواز کی ریکارڈنگ کرتے وقت جب کوئی آدمی محو کلام ہو تو کیسٹ چلے گی مگر جونہی وہ بولنا بند کرے گا کیسٹ خود بخود بند ہو جائے گی اور آدمی کے دوبارہ بولنے پر پھر خود بخود چل پڑے گی۔ یاد رہے کہ جنجوعہ برادران گزشتہ سال منعقد ہونے والی آل پاکستان صنعتی نمائش ربوہ میں پہلا انعام حاصل کر چکے ہیں۔

احباب جماعت سے انکی مزید کامیابیوں اور کامرانیوں کے لیے دعا کی درخواست ہے

مہتمم صنعت و تجارت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خاکسار کے بیٹے قاضی حفیظ احمد صاحب مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء کو لڑکا عطا کیا ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے از راہ شفقت نومولود کا نام مدثر احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے لمبی عمر عطا فرمائے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

قاضی عزیز احمد . . . انچارج لاؤڈ سپیکر

باقی ۔ صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳ / امان ۱۳۶۸ ہش ۱۳ / مارچ ۱۹۸۹ء

احتجاج

اگرچہ آجکل احتجاج تو یوں ہوتے ہیں کہ جلسے ہوتے ہیں۔ جلوس نکالے جاتے ہیں گاڑیوں کو نذر آتش کیا جاتا ہے یا اینٹ پتھر سے ان کی مرمت کی جاتی ہے۔ راستے روکے جاتے ہیں اور عمارات کو بھی نقصان پہنچایا جاتا ہے اور اگر ممکن ہو تو دو چار آدمیوں کو زخمی اور ہلاک بھی کر دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ساری باتیں انسانی غم و غصہ کو اس کی جائز حدود سے باہر نکال کر دیوانگی طاری کر دینے کے مترادف ہے۔ احتجاج تو ہوتا ہے غم و غصہ کا اظہار اور حقیقی طور پر اس شخص کے خلاف۔ یا اس بات کے خلاف جسے انسان انتہائی غلط کار سمجھے اور ذہنی کوفت کا باعث بھی۔ اس لئے جب انسان اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حدود کے اندر رہ کر اپنے غم و غصہ کا اظہار کر لیتا ہے تو یہی اس کے لئے کافی ہے۔ اگر جلوس نکلتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہونا چاہیئے کہ جن کو نہیں معلوم کہ ہم غم کا شکار ہو گئے ہیں انہیں پتہ چل جائے اور جو لوگ اس کا ازالہ کر سکتے ہیں وہ ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔

یہی حقیقی سوچ ہے احتجاج کی

ہم شیطانی آیات کے مصنف کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس بدکردار شخص کے ان خیالات کو جو اس کتاب میں اس نے درج کئے ہیں دنیا میں پھیلنے سے روکنا چاہتے ہیں۔ آئندہ اس قماش کے لوگوں کو اس حرکت سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم خدا سے بھی دعا کرتے ہیں اور ذمہ وار احباب سے بھی التجا کرتے ہیں کہ وہ اس خباثت کا ازالہ کریں۔ ہم دنیا کے ہر شخص تک یہ بات پہنچانا چاہتے ہیں کہ اس کتاب نے اور اس کے مصنف نے ہمارے دلوں کو مجروح کیا ہے اور ہر شخص سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ مل کر مختلف مذاہب کے بزرگوں کی عزت کو قائم کرنے اور مستحکم کرنے میں ہماری مدد کریں۔ ان سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کریں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ اپنے اس قدرتی غم و غصہ کا اظہار کرے۔ یہی ہمارا احتجاج ہے

بھٹک نہ جاؤ کہ پھر راستہ نہ پاؤ گے
گئے جو چھوڑ کے گھر کو تو پھر نہ آؤ گے
قدم زمیں پہ رہیں اور آسماں پہ نظر
نشانِ منزلِ مقصود پا ہی جاؤ گے

ابوالاقبال

حمدِ باری تعالٰے

اپنی استعداد تک تو حمد کو لے جاؤں گا
اس سے آگے مَیں سکوتِ لب سے نغمے گاؤں گا

اپنے دل کی گود میں لے کر زمین و آسماں
وسعتِ کون و مکاں سے اپنا جی بہلاؤں گا

اپنے گھر کو بھی دیارِ غیر ہی سمجھوں گا میں
ذکر سے تیرے اگر اس گھر کو خالی پاؤں گا

تیری باتوں کے سمندر سے کروں گا مَیں وضو
تیرے رنگ و بو سے مَیں سانسوں کو بھی نہلاؤں گا

جاوداں ہو جائے ہر اک لمحۂ ناپائیدار
تجھ میں اپنی زندگی کھو کر امر ہو جاؤں گا

مجھ کو یوں لگتا ہے مہر و ماہ ہیں تیری کرن
مَیں تجھی کو اپنی راہوں کے لئے اپناؤں گا

تو نہ سدِّ راہ ہو تو وہ کچل ڈالیں مجھے
میں تری دیوار کے سائے میں بڑھتا جاؤں گا

وہ تو ہے ناعاقبت اندیش اس کی بات کیا
اپنے دل کو مَیں جہاں تک ہو سکے سمجھاؤں گا

میری اپنی ذات بن جائے نہ پتھر راہ کا
تو نہ میرا ہاتھ تھامے تو یہیں رہ جاؤں گا

تجھکو پا کر ہو گئی ہے میری فطرت خود شناس
مَیں فقط تیرا عَلَم ہر سمت اب لہراؤں گا

گاڑتے ہیں جو صلیبیں ہر گلی کے موڑ پر
میں نسیمؔ انکو بھی اِک معجزہ دکھلاؤں گا

نسیمؔ سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خادم احمدیت کا مجاہد

مکرم ثاقب صاحب زیروی

محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم (جو سلسلہ کے ایک معروف خادم دین تھے) کی وفات پر محترم ثاقب زیروی صاحب نے ایک مختصر سا مضمون تحریر فرمایا تھا۔ محترم خادم صاحب کی یاد میں وہ مضمون ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ اور احباب کو دعوت دی جاتی ہے کہ محترم خادم صاحب کی زندگی کے حالات جن کا انہیں ذاتی طور پر علم ہو تحریر فرما کر ہمیں عنایت فرمائیں (مدیر)

زندگی کس قدر عارضی ہے؟ اس مشاہدہ کا کرب انگیز احساس سب سے پہلی دفعہ مجھے اپنے بڑے بھائی محمد اقبال کی وفات پر ہوا تھا پچیس سال گزر جانے کے باوجود جس کی وفات کا غم ایک کسک بن کر آج بھی اسی طرح دل و جگر کو برماتا ہے۔ اور دوسری دفعہ اسی شدت کے ساتھ بلوعرم ملک عبدالرحمٰن خادم کے اس جہان سے گذر کر ہماری آنکھوں سے روپوش ہو جانے پر ہوا۔ جن کے ارتحال کی خبر پڑھنے، تعزیت کی قراردادیں نظروں سے گذرنے حتیٰ کہ ربوہ پہنچ کر اس کی آخری آرام گاہ کو ان دیکھنے والی آنکھوں سے دیکھ آنے کے باوجود دل اس خبر کو صحیح تسلیم کرنے کے لئے تیار نظر نہیں آتا۔

اور وہ نکھرا نکھرا سا چہرہ۔ وہ ہنسی ہنسی سی بکتی مُندتی آنکھیں۔ وہ پاکیزہ اور لطیف مسکراہٹ ہر بار آنکھوں کے سامنے آکر اس کی وفات کی ہر خبر کو جھٹلا جاتی ہے۔

مجھے کبھی نہ بھول سکے گی یہ حقیقت جب میں آخری دفعہ میو ہسپتال میں ان کی مزاج پرسی کے لئے گیا۔ تو وہ بڑی ہی مدہم لے میں گنگنا رہے تھے۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

میں نے دروازہ کی جالی کا پٹ اپنی طرف کھینچتے ہوئے دل ہی دل میں دعائیہ رنگ میں ساقیٔ خمخانہ کوثر سے التجا کی کہ وہ اپنے مخمور کے اس ادعا کو برکتوں سے بھر دیں اور اس کی زندگی کی سفارش فرمائیں۔ میرے بیٹھنے کے چند لمحوں بعد گجرات سے ایک معزز فرد تشریف لے آئے۔ جنہیں چند منٹ بعد آپ نے اس تاکید کے ساتھ رخصت کیا۔ کہ وہ جاتے ہی مرزا صاحب کے ہاتھ (غالباً گجرات بس والے مرزا صاحب مراد تھی۔) حضرت بانی سلسلہ کے فارسی کلام کا مجموعہ درّ مکنون بھجوا دیں ___ پھر میری طرف متوجہ ہوئے۔ پوچھا۔ کوئی خواب دیکھا؟ میں نے بتایا کہ ایک خواب نما سی کیفیت میں آپ کی صحت کا اشارہ معلوم ہوتا تھا۔ لیکن پس منظر قدرے مکدّر تھا۔ شائد ڈاکٹر صاحبان فی الحال آپ کو چلے جانے کی اجازت نہ دیں۔ کہنے لگے "نہیں وہ مرض کی ابتدائی کیفیت دکھائی گئی ہے ڈاکٹر صاحب نے پچھلے ہفتہ ہی اجازت دے دی تھی" ___ لیکن شوئی تقدیر کہ چند ہی دن بعد وہی مکدّر پس منظر پھیل کر زندگی کے پیش منظر پر بھی مسلط ہو گیا۔ یہاں تک کہ سانس کی آمد و رفت اسی کی گرفت میں آگئی۔ زندگی کی نبضیں چھوٹ گئیں۔ اور میرے کانوں کو یہ ناقابل یقین خبر بھی سننا پڑی کہ

میرے خادم صاحب (انہیں
میرے مخدوم۔ میرے بھائی)
ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دارِ
فانی کو خیرباد کہہ گئے۔

جسم فرطِ درد سے لرز لرز گیا۔ اور دل نے تڑپ تڑپ کر سینے کی دیواروں کو پھاند جانے کی کوشش کرنی شروع کر دی اور گذشتہ بیس سالہ محبت و رفاقت کے تمام چھوٹے بڑے واقعات ایک عجیب کرب آفریں تسلسل کے ساتھ قلب و دماغ سے ٹکرا ٹکرا کر محض یادوں۔ قصوں۔ باتوں۔ اور خوابوں کا روپ دھارنے لگے۔ سب سے پہلے یاد آئیں وہ گھڑیاں :۔

___ جب وہ زیرہ ضلع فیروزپور میں سب سے پہلی دفعہ میرے ایک کارڈ لکھ دینے پر جلسہ سالانہ (جماعت احمدیہ زیرہ) میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ پھر حضرت پیر اکبر علی صاحب کی صدارت میں ایک اہل حدیث روپڑی مولوی سے ان کا مناظرہ بھی ہوا تھا۔ وہ کس طرح عقاب کی طرح ہر بات اور ہر دلیل کے موڑ پر جھپٹ جھپٹ پڑتے تھے۔ اور کس طرح اس مجاہد کے ٹھوس اور وزنی دلائل سے عاجز آکر اُن کے مدّمقابل کو میدان چھوڑتے ہی بنی تھی۔ اور زیرہ کے ایک ہندو ڈاکٹر نے حضرت پیر صاحب مرحوم سے بڑے ہی فخریہ انداز میں کہا تھا۔

...... "جس قوم کے پلیڈر
ایسے ہوں اُن کے مربی کیسے
ہوں گے ؟"

___ پھر مجھے یاد آیا فیروزپور میں حضرت میرزا ناصر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیروزپور کی کوٹھی سے ملحقہ میدان میں ان کا پادری عبدالحق صاحب سے وہ مناظرہ جس سے متاثر ہو کر ایک متعصب غیر احمدی نے بھری بزم میں یہ کہا تھا ؛

...... (دین حق پر اعتراض)
کا جواب دے کر خادم کا
چہرہ یوں کھل اٹھتا ہے
جیسے گلاب کا پھول ......"

___ پھر یاد آئے اینٹی۔ احمدیہ فسادات کی انکوائری کے وہ دن۔ جب اس شیر کی دھاڑ سن کر مخالف سر نیوڑھائے بیٹھے تھے اور شاہباز احمدیت بات بات پر ان کے فرسودہ دلائل کے تانے بانے کو توڑ مروڑ کر پرے پھینک رہا تھا۔ ماحول دم بخود تھا۔ اور جج صاحبان اس کے علم کی وسعتوں پر حیران تھے۔

___ پھر یکایک میری آنکھوں میں پھر کر رہ گئے وہ لمحے جب ۵۶ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر فرماتے ہوئے حضرت فضل عمرؓ نے سلسلہ کے دو مربیان کے ساتھ میرے خادم کا نام لے کر انہیں خالد کے معزز لقب و خطاب سے نوازا۔ میں نے فوراً جیب سے ایک چٹ نکالی۔ اس پر بے ساختہ یہ الفاظ لکھے :

"یا خالد الاحمدیه بارك الله لكم"

اور چٹ ان کو بھجوا دی۔ انہوں نے چٹ لی۔ ایک منٹ تک پڑھی۔ پھر میری طرف دیکھا۔ نگاہوں میں تشکر و امتنان کے اشک تیر رہے تھے۔ اور تقریر کے بعد حضور کے اسٹیج سے اترتے ہی مجھ سے لپٹ گئے۔ اور کہا ثاقب!

"...... ہم کتنے خوش قسمت ہیں ہمیں (فضل عمرؓ) کا مبارک زمانہ نصیب ہوا ......"

___ اور پھر دیر تک وہیں کھڑے کھڑے ہمارے دل وفورِ تشکر سے تصور ہی تصور میں آستانہ الوہیت پہ گرے رہے۔

___ لیکن اب یوں محسوس ہو رہا ہے۔ جیسے یہ سب کچھ خواب تھا۔ خواب ہے اور صرف خواب ہی کی حیثیت سے زندہ رہے گا۔

___ اب وہ دلائل و براہین کا مستحکم حصار کہیں نظر نہ آئے گا۔ وہ جس کی تقریر کے ہر موڑ پر فلک شگاف نعرے بلند ہوا کرتے تھے۔

وہ جو بظاہر مشکل سے مشکل اعتراض کو یوں ہنس کر حل کر دیا کرتا تھا۔ جیسے کاغذی بادام کو بھینچ کر اس کا مغز نکال دیا جاتا ہے

___ وہ دوستوں کا غمگسار۔ احمدیت پر پروانہ وار قربان و نثار، یارِ دلدار کہیں نظر نہ آسکے گا۔

اب صرف اس کی یاد ہوگی۔ یا ہمارے دلوں کی گہرائیوں سے اٹھنے والی ہوک۔ جو جب بھی قلب و جگر کو کچوکے دیا کرے گی ہونٹوں پہ یہ التجا دعا بن کر پھیل جایا کرے گی :۔

"...... اے میرے خدا۔ اے میرے حبیب تو اس خادم و خالد احمدیت کو قبول کر اسے جنت عطا کر اور اس کے عوض فضل عمر کو وہ مجاہد عطا کر جو اس مرنے والے کے مشن کو پورا کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں جو اس خلا کو پورا کریں جو اس کی وفات سے پیدا ہوا ہے اور جس کی وسعتوں کو دیکھ کر دل بعض اوقات بیٹھنے لگتا ہے ___

ہر نوجوان کے دل کو احمدیت کی وہی شیفتگی، وہی جرأت و دلیری اور وابستگی عطا کر جو تو نے محض اپنے فضل سے اپنے اس نیک اور دلیر بندے ملک عبدالرحمٰن خادم کو عطا کی تھی۔ اے میرے پیارے خدا! تو ایسا ہی کر!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر نثار احمد فاروقی کے قلم سے

درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحؒ

تاریخ کی بعض ادائیں عقل اور منطق کی گرفت میں بھی نہیں آتیں۔ روئے زمین پر ایسے حادثات بھی گزرے ہیں۔ جن سے آسمان تک کانپ اُٹھا ہے۔ مگر تاریخ کے حافظے نے انہیں محفوظ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور ایک بظاہر بہت معمولی انفرادی عمل جاوداں بن گیا ہے۔ اور اس کے اثرات صدیوں پر پھیل گئے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کا سیستان سے چل کر عالم اسلام کی سیاحت کرتے ہوئے راجستھان کی تاریخی بستی اجمیر میں آکر سکونت اختیار کر لینا ایک ایسا ہی واقعہ ہے جو بظاہر ایک انفرادی عمل تھا مگر اس کے اثرات بہت گہرے اور صدیوں کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہیں۔ وہ اجمیر میں اس وقت تشریف لائے۔ جب یہ دہلی سلطنت کا حصہ نہیں بنا تھا۔

بے سروسامانی ان کا سامان اور توکل ان کا سرمایہ تھا ان کے اعلیٰ اسلامی اخلاق، انسان دوستی، دل سوزی، اور مسکین نوازی نے تمام لوگوں کے دل جیت لئے۔ اور ان کی حکومت دلوں کی دنیا میں قائم ہو گئی جسے شام و سحر کی گردش سے کبھی کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔

آخر عمر میں

حضرت خواجہ اجمیریؒ جنہیں عوام عقیدت و محبت سے "غریب نواز" اور "سلطان الہند" کہتے ہیں۔ آخر عمر میں اجمیر تشریف لائے تھے اور ۶۳۴ھ یعنی جون ۱۲۳۶ء میں ان کا وصال ہوا۔ اور آپ جس حجرے میں رہتے تھے اُسی میں دفن کئے گئے۔ اس وقت سے آج تک یہ متبرک مقام لاکھوں عقیدت مندوں کا قبلہ بنا ہوا ہے۔ ایام عرس کے علاوہ بھی ہر سال لاکھوں زائرین یہاں آستاں بوسی کے لئے آتے ہیں۔ خواجہ صاحب کی یہ درگاہ اجمیر کے جنوب میں واقع ہے۔ درگاہ کے پچھم میں محلہ اندرکوٹ ہے۔ مشرق میں لنگر خانہ اور جانب شمال درگاہ بازار ہے۔ جنوب میں وہ جھرنا ہے جسے جھالرا کہا جاتا ہے۔ اس سے درگاہ کو پانی سپلائی ہوتا تھا۔ درگاہ شریف کے چھوٹے بڑے ۲۱، دروازے ہیں۔ اور یہ تین حصوں پر منقسم ہے ابتدا میں یہ درگاہ بہت مختصر اور سادہ تھی۔ سب سے پہلے یہاں خلجی سلاطین مالوہ نے درگاہ کا احاطہ اور گنبد وغیرہ تعمیر کرایا۔

شہنشاہ اکبر کو اس آستانے سے بہت عقیدت تھی۔ اس نے آگرہ سے اجمیر تک پاپیادہ سفر کیا۔

ایک حاضری میں بڑی دیگ نذر کی جس میں بیک وقت سوا سو مَن کھانا پک سکتا ہے۔ اس دیگ کا محیط ایک انچ کم بارہ گز کا ہے۔ دوسری دیگ جس میں ۸۰ مَن کھانا پکتا ہے۔ شہنشاہ جہانگیر نے نذر کی تھی۔

یہ دونوں دیگیں درگاہ کے صحن میں نصب ہیں۔ ان میں کھانا پکنے اور پھر اس میں لٹنے کا منظر ہندوستان بھر میں اپنی نوعیت کا نرالا ہی ہے۔

اکبر نے صحن درگاہ میں ہشت پہل چراغ دانوں کی چھتری بھی بنوائی تھی۔ جو اب تک موجود ہے۔ درگاہ شریف میں داخل ہونے کا پہلا شمالی دروازہ "نظام گیٹ"، کہلاتا ہے۔ یہ نظام حیدر آباد نے ۱۹۱۵ء میں بنوایا تھا۔ اس کے بعد جو قدیم چھوٹا دروازہ آتا ہے اسے شاہجہانی دروازہ کہتے ہیں۔ یہ شاہجہان نے تعمیر کرایا تھا۔ اس کے قریب ہی "اکبری مسجد"، ہے۔ یہ اکبر نے جہانگیر کی پیدائش کے چھ ماہ بعد بنوائی تھی۔

درگاہ کے دوسرے احاطے میں دیگوں کے اور چراغ دان کے علاوہ ایک وسیع محفل خانہ ہے۔ یہ ۱۸۹۱ء میں حیدر آباد کے امیر پایگاہ سر آسمان جاہ نے بنوایا تھا۔

اس کے سامنے ایک حوض ہے جسے "دھمال خانہ" کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں قلندر اور درویش وجد رقص کیا کرتے تھے۔ اس پر ایک چھتری بنی ہوئی ہے جو ۱۹۱۱ء میں برطانیہ کی ملکہ میری نے بنوائی تھی۔

مشرق کی جانب لنگر خانہ ہے جس میں اکبر کا دیا ہوا ایک بڑا کڑھاؤ ہے۔ جس میں روزانہ دلیا پک کر فقرا کو تقسیم ہوتا ہے۔ پہلے یہاں صحن میں ایک چھوٹی سی چھتری بنی ہوئی تھی جس کے بارے میں روایت تھی کہ اس جگہ اکبر نے فقیروں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو کر درگاہ شریف کا لنگر لیا تھا اور فقیروں کی یورش میں اس کا مٹی کا پیالہ ٹوٹ گیا تھا۔ اس چھتری کے گرنے کے بعد اب وہاں ایک حجرہ بن گیا ہے۔ تیسرا احاطہ وہ ہے جس میں روضہ مقدسہ واقعہ ہے۔ جانب شمال ایک چھوٹی سی مگر خوبصورت مسجد ہے جسے صندلی مسجد کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ مزار مبارک پر جو صندل پیش کیا جاتا ہے وہ یہیں گھسا جاتا ہے۔ اس سے ملا ہوا روضہ مبارک ہے۔ مغرب کی طرف "شاہجہانی مسجد"، ہے جو ۱۶۳۷ء میں بنی تھی۔

مزار مبارک کے مشرقی در کے سامنے جو گھونگھٹ بنا ہوا ہے اسے "بیگمی دالان" کہتے ہیں یہ شاہجہان کی بیٹی جہاں آرا نے بنوایا تھا۔

اس کے ساتھ ہی توشہ خانہ ہے جس میں غلاف وغیرہ رکھتے ہیں۔ یہیں قدیم زمانے کا نقرئی سامان اور شاہی فرامین وغیرہ محفوظ ہیں مزار شریف کا گنبد سب سے پہلے غیاث الدین سلطان مانڈو نے بنوایا تھا۔ اس پر محمد عالم نامی بنجارے نے سوا من سونے کا کلس چڑھایا تھا۔ اب جو گنبد پر سنہرا تاج ہے یہ خاندان راہپور کے ایک رئیس نواب حیدر علی خاں آف بلی کا نذر کیا ہوا ہے۔ اندرونی دیواروں پر سنہرا کام نواب مشتاق علی خاں آف رامپور نے کرایا تھا۔ مزار کی چھت میں زردوزی کا مخملی شامیانہ لگا ہے۔ اور مزار پر ایک صندلی مسہری تھی جس پر چاندی چڑھا دی گئی ہے۔ ایک سنہری کٹہرا جہانگیر نے پیش کیا تھا۔ وہ اب نہیں ہے اس کی جگہ چاندی کا کٹہرا لگا ہوا ہے۔ جس کی مرمت راجہ جے سنگھ والی جے پور نے کرائی تھی۔

اصل مجمر جہاں آرا نے بنوایا تھا مشرقی دروازہ پورا صندل کا بنا ہوا ہے۔ اور یہ اکبر نے لگوایا تھا۔ روضہ مبارک کے جنوب میں "بی بی جمال" کا مزار ہے اور جانب غرب شاہجہان کی بیٹی "حور النساء" دفن ہے۔ محفل خانے کے مغرب میں خانقاہ ہے یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت غریب نواز کا خاندان رہتا تھا۔ اکبر نے اس جگہ تعمیر کرا دی تھی۔ درگاہ کے صحن میں جانب مشرق کچھ قبریں ہیں۔ ان میں ایک قبر نظام سقہ، کی ہے جس نے ہمایوں کو ڈوبنے سے بچایا تھا اور انعام میں ایک دن کی بادشاہت پائی تھی۔

اجمیر شریف کا یہ آستانہ پورے برصغیر میں چشتی سلسلے کی سب سے بڑی درگاہ ہے۔ جہاں بھی رُوحانی فیض پہنچا ہے وہ یہیں سے پہنچا ہے۔ اس لئے اجمیر کو ہندوستان کی روحانی تاریخ میں سب سے اُونچا مقام حاصل ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۳ ستمبر ۱۹۸۸ء)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم جولائی ۱۹۸۹ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۲ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰-۶-۸۹ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں ۱-۷-۸۹ تا ۳۰-۶-۹۲ کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جن کے لئے ۱۵-۵-۸۹ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے۔ جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین وانسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاحِ معاشرہ

مکرم سید سجاد احمد صاحب

مشورہ لینا بہت اچھی بات ہے۔ کسی بھی معاملہ میں آپ دوسروں سے اگر پوچھ لیں تو اس معاملہ کے بہت سے پہلو اچھے برے آپ کے سامنے آئیں گے۔ اور ان کی روشنی میں آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ آخری مرحلہ دعا کا تو ہے ہی جس کے بغیر کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ چھوٹے بڑے ہر معاملہ میں دعا کرنے سے نہ صرف یہ کہ اطمینان حاصل ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی شامل ہوتی ہے۔

پچھلے دنوں امریکہ اور کینیڈا کی ایک مجلس شوریٰ کی روداد پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ مجلس سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی صدارت میں ۱۹۸۶ء میں منعقد ہوئی تھی۔ اور اس میں نئی پود اور نئی نسل کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں رنگارنگ تجاویز اور متعدد امور زیر بحث آئے۔ تجاویز اور مشورے دل کو لگے۔ اور جی چاہا کہ ان کو دہراؤں تاکہ جس کسی کے فائدے کی جو بات ہو وہ اس پر عمل پیرا ہو سکے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ روداد پہلے کسی رسالہ میں چھپ چکی ہو۔ لیکن یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ الفضل میں بہر حال نہیں چھپی۔

حضور نے فرمایا نئی نسل اور نئی پود کو سنبھالنے کی اشد ضرورت ہے۔ یہ تربیت کا ایسا پہلو ہے نوجوان نسل کی تربیت کے لیے ضروری ہے کہ ان کو TASK دیا جائے تاکہ وہ اپنی نوجوان نسل کے مطابق لٹریچر شائع کریں ان کو وہ مواد فراہم کیا جائے جو مواد اور لٹریچر ہم نے اپنی نوجوانی کی عمر میں پڑھا تھا اور جس مفید لٹریچر سے ہماری تعمیر ہوئی ہے اسی بنیاد پر ان کی تربیت کی جائے جن بنیادوں پر ہماری نوجوانی کی عمر میں تربیت ہوئی تھی

مقامی طور پر شوریٰ بکس لکھائی جائیں اور ان میں خاص پیغام ہو، پرابلمز اور ورلڈ پرابلمز کو ذہن میں ملحوظ رکھا جائے۔

انبیاء کے بارہ میں رسول کریم کے بیان فرمودہ واقعات اکٹھے کئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی بے انتہا صفات اور اس کی قدرتوں کے باب میں احادیث جمع کی جائیں مثلاً خدا بخشتا ہے یا نہیں بخشتا وغیرہ،

قرآن کریم سے بھی استنباط کیا جائے۔

انبیاء کے بچپن کا زمانہ اور ان کے بچپن کا کردار،

احمدیت سے تعارف، حضرت بانی سلسلہ کی آمد کی غرض، معجزات کی حقیقت اور دیگر ضروری مسائل، نظام جماعت کے بارہ میں نوجوان نسل کو بتایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا تصور بچوں کے دلوں میں اجاگر کیا جائے۔

والدین کو بتایا جائے کہ بچوں کی تربیت کیسے کی جائے اور ان سے کس طرح برتاؤ کیا جائے ان کو بتایا جائے کہ انبیاء نے بچوں کی تربیت کیسے کی۔

والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف شدت سے توجہ دلائی جائے۔ والدین اپنے بچوں کو مادیت کی طرف تو پوری توجہ سے بھگاتے ہیں۔ لیکن دین کے بارہ میں بڑی نرم زبان استعمال کرتے ہیں والدین کا کردار اور ان کا طریق کار ان کا اولاد کے ساتھ جھوٹ بولنا اور جھوٹے وعدے کرنا جس سے بچوں کی تربیت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ خواتین کے لئے لٹریچر تیار کیا جائے۔ اور مردوں کے لئے بھی،

ٹی وی کے سوسائٹی کے لئے برے اثرات حضور نے بتائے۔ ٹی وی اس زمانہ میں سب سے بڑی برائی ہے۔ بتایا جائے کہ اس کے بد اثرات سے بچنے کیلئے کیا طریق کار اختیار کیا جائے مل کر پروگرام دیکھے جائیں۔ حکماً بند نہ کیا جائے بلکہ اس کا بدل اعلیٰ معیار کا پروگرام فراہم کیا جائے

اپنے بچپن کی تجربات سے انہیں روشناس کرائیں۔ دعا پر زور دیں دعا کی اہمیت بتائیں کہ دعا سے مشکلات کس طرح دور ہوتی ہیں۔

حضور نے ان بنیادی ارشادات کے بعد مجلس شوریٰ میں امریکہ اور کینیڈا کی جماعت ہائے احمدیہ کے کم و بیش دو درجن نمائندگان نے نئی نسل کو سنبھالنے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف تجاویز پیش کیں۔ لیکن مندرجہ بالا حضور کی فرمودہ بنیادی تجاویز میں سے ہر تجویز ایک ایسا عنوان ہے جس پر بہت کچھ سوچا اور لکھا جا سکتا ہے۔ اور ان لکھنے والوں کیلئے جنہیں لکھنے کیلئے موضوع کی تلاش رہتی ہے صلائے عام ہے گویا

داماں باغباں سے کف گلفروش تک
پھیلے ہوئے ہیں سینکڑوں عنوان مرے لئے

جس میں تکبر پیدا ہو جائے وہ اصلاح کے قابل نہیں رہتا

حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت کے ارشادات

"حقیقت یہ ہے کہ نصیحت میں جب بھی طعن و تشنیع کا عنصر پایا جائے گا اسکے پس منظر میں آپ برائی دیکھیں گے۔ ایسا شخص لازماً متکبر ہوتا ہے۔ اگر نصیحت کرنے والے کے دل میں ریاکاری یا تکبر نہ ہو تو نصیحت میں سختی پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ پس تکبر بعض دفعہ نیکی کا تکبر ہوتا ہے بعض دفعہ کسی اور چیز کا تکبر ہوتا ہے........

پھر تکبر اس وجہ سے بھی ہوتا ہے کہ بعض نیکیاں دماغ کو چڑھ جاتی ہیں۔ مثلاً ایک آدمی نے داڑھی رکھی ہوئی ہے جب وہ بغیر داڑھی والے لوگوں کو دیکھتا ہے تو اس کو غصہ آجاتا ہے۔ وہ کہتا ہے دیکھو! میں نے ایک ایسی نیکی کر لی ہے کہ اب یہ مجھ پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ ہر اس شخص کو نفرت کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوتا ہے اور اسکی بہت ہی تذلیل کر رہا ہوتا ہے۔ جس نے داڑھی نہیں رکھی ہوتی۔ ایک آدمی نماز کا عادی ہے تو وہ بے نمازوں کی تذلیل کر رہا ہوتا ہے۔ ایک آدمی سچ بولنے کا عادی ہے تو وہ جھوٹوں کی تذلیل کر رہا ہوتا ہے۔ اور یہ نہیں دیکھتا کہ خود اسکے اندر کتنے نقائص ہونگے۔ جو بعض دوسروں میں نہیں ہیں۔ اور کتنی کمزوریاں ہوں گی۔ جو خدا کے علم میں ہیں۔ خواہ بندوں کے علم میں نہ بھی ہوں تب بھی یہ اسکی ذات میں موجود ہیں۔ تو انکسار کی بجائے جب وہ دوسروں کی کمزوریاں اور اپنی نیکیاں دیکھتا ہے تو اسکے اندر ایک تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جس شخص میں بھی یہ تکبر پیدا ہو جاتا ہے وہ اصلاح احوال کے قابل نہیں رہا کرتا۔ کیونکہ تکبر کے نتیجے میں منہ سے نکلی ہوئی بات متنفر تو کیا کرتی ہے۔ وہ سچائی کی طرف دلوں کو کھینچ کر نہیں لایا کرتی۔

پھر نصیحت کرنے والے میں تو ایک غیر معمولی جذب ہونا چاہئے۔ ایسا جذب جس سے کوئی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور کشاں کشاں اس کی طرف کھنچا چلا آئے۔ یہ قوتِ جاذبہ ہمیشہ ہمدردی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تقویٰ کے نتیجہ میں اس کو نشوونما ملتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی رو سے ہم ایسے ہی نصیحت کرنے والے ہیں اور ہمیں ایسی ہی نصیحت کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ ہمیں لازماً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ پا پر چلنا پڑے گا۔ ہم ایسے نصیحت کرنے والے ہیں، جنہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش کو چومتے ہوئے آگے بڑھنا ہوگا۔ ایک قدم بھی اگر ہم نے اس راہ سے دوسری طرف ہٹایا تو ہم اس زمرہ میں شمار نہیں کئے جائیں گے۔ جن کی قسمت میں دنیا کی تقدیریں بدلنا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی اسکی گواہ ہے۔ کسی ایک موقع پر بھی اور کسی ایک نصیحت میں بھی کوئی ادنیٰ سا تکبر یا نفرت کا کوئی شائبہ تک نہیں ملے گا۔ آپ نے اپنی جان پر غم وارد کئے۔ آپ لوگوں کے غم میں گھلتے رہے۔ آپ نے ان کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر گریہ و زاری کی........

پس اگر آپ نے کامیاب ناصح بننا ہے اور وہ مذکر بننا ہے جس کے مقدر میں خدا تعالیٰ نے لازماً فتح رکھ دی ہے اور وہ یقیناً کامیاب ہوگا۔ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ آپ دنیا کے سب سے بڑے مذکر تھے"۔

(الفضل ۴ جولائی ۱۹۸۳ء)

الفضل کے خریداران سے التماس

روزنامہ الفضل ہفتہ میں ایک شمارہ "خطبہ نمبر" کے طور پر شائع کیا کرتا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن شائع کیا جاتا ہے

اکثر قارئین روزانہ پرچہ منگواتے ہیں۔ لیکن بعض قارئین صرف خطبہ نمبر منگواتے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس بارے میں مطلع فرما دیں۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر اور اپنے شہر کا پوسٹ کوڈ ضرور درج کریں۔ جزاکم اللہ

(مینجر)

تمہاری پیشانیوں میں اثرِ سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو (حضرت بانی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

شادی کی تقاریب

• مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مربی سلسلہ ابن محترم سید عبدالغنی شاہ صاحب کی شادی ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد میں بخیر و خوبی انجام پائی۔ ان کا نکاح محترم حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ نے نماز جمعہ کے بعد عزیزہ سیدہ نفیسہ صاحبہ دختر سید عاشق احمد صاحب طاہر کے ساتھ مبلغ نو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

مبارک احمد شاہ معلم وقف جدید۔

• مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب کارکن خلافت لائبریری کی بیٹی عزیزہ منصورہ بیگم کنول کی شادی ۱۱ فروری ۱۹۸۹ء کو مکرم منظور حسین صاحب ولد محمد حسین ملک کے ہمراہ موضع دولیا جٹاں آزاد کشمیر میں قرار پائی۔ نکاح کا اعلان بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر مکرم قریشی داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دُعا

• حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کی اہلیہ محترمہ محمودہ نیر صاحبہ کے ہاتھ پر گر جانے کی وجہ سے چوٹ آگئی ہے۔ کمزوری کی وجہ سے عام صحت بھی خراب رہتی ہے۔

• مکرم داؤد احمد صاحب صابر (بہاولپور) دو ماہ سے بعارضہ دمہ اور بخار مسلسل بیمار چلے آرہے ہیں۔

• مکرم سید مبارک احمد صاحب ناروے میں بعارضہ بلڈ پریشر اور گلے کی خرابی کے علیل ہیں۔

• محترم خواجہ محمد امین صاحب آف سمبڑیال بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کی صحت بھی خراب رہتی ہے۔

• مکرم عبدالمنان صاحب کوثر کی بڑی ہمشیرہ محترمہ زبیدہ بیگم کا گردے کا اپریشن ہوا تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے اسی ہمشیرہ کے ننھے بیٹے محمد کاشف بعمر ۱ ۱/۲ سال (جو وقف نو میں شامل ہے) کی ایک آنکھ میں کینسر تھا۔ اپریشن کے ذریعہ اب اس آنکھ کو نکال دیا گیا ہے۔ جسکی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔

• مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب آف جہلم کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں علاج کے باوجود ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

• مکرم میاں خیر محمد صاحب احمدی (ڈیرہ غازیخاں) کا بیٹا فیض محمد بعارضہ خرابی جگر بیمار ہے اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہے۔

• مکرم کرنل سید بشیر احمد صاحب آف کراچی بمعہ اہل خانہ بیرون ملک جا رہے ہیں۔

• مکرم بشارت محمود برلاس صاحب سینئر وائس پریذیڈنٹ پاکستان گارنٹی انشورنس کمپنی لمیٹڈ بعارضہ قلب بیس روز سے بیمار ہیں۔

• مکرم شریف احمد صاحب اشرف مربی سلسلہ ساڑھے پانچ سال سے دائیں آنکھ کی پتلی میں خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے بیماری کا نام السر بتایا ہے۔ مسلسل علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔

• محترمہ عفیفہ گلریز صاحبہ اہلیہ عبدالباسط حقانی صاحب کا دوسری مرتبہ دل کا اپریشن تجویز کیا جا رہا ہے۔ ان کی والدہ اور ساس بھی بیمار ہیں۔

• ملک محمد اسلم (پنشنر) لاہور کینٹ عرصہ دو سال سے ٹانگوں کی کمزوری اور پٹھوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔

سانحہ ارتحال

عزیزم شاہد محمود ابن مکرم سیف علی صاحب شاہد نائب امیر ضلع تھرپارکر دو سال کی طویل بیماری کے بعد ۱۴.۲.۸۹ کو ۲۱ سال کی عمر میں میرپور خاص میں وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ میرپور خاص میں محترم ناظر صاحب مال آمد نے پڑھائی۔ جس میں کنری اور میرپور خاص اور دیگر جماعتوں سے کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ اسکے بعد ۱۶.۲.۸۹ کو جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں نماز ظہر کے بعد مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مختار احمد صاحب چیمہ سابق مربی سلسلہ غانا نے دعا کروائی۔

دورانِ بیماری محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی ڈویژنل امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور محترم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ میرپور خاص نے خصوصی طور پر بہت تعاون کیا۔ دونوں بزرگ قریباً روزانہ گھر تشریف لاکر علاج اور معالجہ میں مدد کرتے رہے۔

آخر میں احباب سے عزیز موصوف کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

• میری والدہ محترمہ ہاجراں بیگم بیوہ چوہدری رحمت اللہ دارالصدر غربی ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ ۸ مارچ کو وفات پاگئیں۔ والدہ صاحبہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ احباب جماعت سے درجات کی بلندی کی درخواست دُعا ہے۔

(محمود احمد عارف۔ ربوہ)

• خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد علی مقبول صاحب سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن آفس جھنگ (صدر جماعت احمدیہ حلقہ جھنگ سٹی) مورخہ 25-2-89 کو تقریباً ۶۵ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے رحلت فرما گئے۔

جنازہ 28-2-89 کو ربوہ لے جایا گیا۔ بعد نماز ظہر مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد قبرستان نمبر ۲ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کا تعلق جھنگ سٹی کے ایک معزز گھرانہ سے تھا۔ آپ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مشہور پاکستانی سائنسدان کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شیدائی، پابند صوم وصلوٰۃ، شریف النفس، سادہ مزاج، حد درجہ کے محنتی، بااخلاق، دیانتدار، اور اپنے اور پرائے میں یکساں ہر دلعزیز اور مقبول تھے ایک لمبا عرصہ محکمہ تعلیم میں گزارا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب پسماندگان کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد ادریس قمر سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر)

یادِ رفتگان

محترم مرزا محمود احمد صاحب کی یادیں

محترمہ طیبہ طلعت صاحبہ بنت محترم مرزا محمود احمد

میرے پیارے ابا جان مرزا محمود احمد صاحب نے ۲۸ مارچ ۱۹۸۷ میں وفات پائی۔ آپ شاعر تھے۔ جماعت احمدیہ کے تقریباً تمام رسائل اور ماہناموں میں آپکی نظمیں شائع ہوتی رہیں۔ وفات سے دس روز بعد ماہنامہ خالد میں آپکی نظم شائع ہوئی۔ ابا جان حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اکثر منظوم خط لکھتے اور جواباً حضور پُرنور کے بہت پیارے تعریفی خطوط سے بہت مسرور ہوتے۔ میرے ابا جان کے دادا صاحب حضرت مرزا جلال الدین صاحب حضرت بانی سلسلہ کے ۳۱۳ رفقاء میں سے تھے۔ آپکے والد اور تایا بھی حضرت اقدس کے رفیق تھے۔ آپ خدا کے فضل سے خدا پرست انسان تھے۔ درود شریف بہت کثرت سے پڑھتے۔ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں زیادہ تر ضلع ملتان میں رہے۔ بہت دیانت داری اور تندہی سے سب امور انجام دیئے اور خدا کے فضل سے اپنے حلقہ میں بہت معزز اور مقبول رہے۔

دعا ہے کہ ہمارا خدا ہمارے پیارے ابا جان کو غریق رحمت کرے اور ہمیں انکی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلانِ گمشدگی

میری ایک عزیزہ کا فیکٹری ایریا ربوہ سے گول بازار آتے ہوئے ۴ مارچ کو راستہ میں کہیں گلے کا طلائی لاکٹ گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ مجھے پہنچا کر ممنون فرمادیں۔

(سید احمد علی۔ ربوہ)

عناوین مقالہ نویسی بر موقع صد سالہ جشنِ تشکر

۱۔ مسلم بچوں کے سنہری کارنامے۔

۲۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسنِ سلوک۔

۳۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ مقالہ کم از کم تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنیوالے اطفال کو میڈل دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سیکرٹری تعلیم
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

لجنات توجہ کریں

دفتر تحریک جدید کی طرف سے تمام لجنات کو فارم بھجوائے گئے تھے۔ ابھی تک سب کی طرف سے پُر ہو کر نہیں آئے۔ وہ جلدی بھجوائیں۔ اور ان رپورٹوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ہر ممبر نے چندہ وقفِ جدید میں حصہ نہیں لیا۔ حالانکہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک یہ ہے کہ تمام افراد جماعت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے بھی اس تحریک میں شامل کئے جائیں۔ اس لحاظ سے ابھی کام میں بہت گنجائش باقی ہے۔ لجنات اس طرف توجہ کریں۔ وقف جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ کوشش کریں کہ ہر احمدی بہن اور ناصرات کی عمر کی بچی اس میں شامل ہو اور سات سال سے کم عمر بچوں کی طرف سے بھی وعدے کریں۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

لفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ بشارت احمد لاہور کینٹ

پردہ

عورت کے سر کا تاج یا پاؤں کی زنجیر

دین حق کے ہر حکم، ہر فرمان اور ہر ارشاد میں گہری حکمت پائی جاتی ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کے آغاز میں ہی فرمادیا کہ مومن وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ کوئی نادان یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اس حکم خداوندی نے انسانی سوچ اور عقل پر پہرے بٹھا دیئے۔ ہرگز نہیں۔ قرآن کریم نے بار بار اور بڑی تاکید سے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے اندر فکر سوچ اور تدبر کا مادہ پیدا کرے۔ اب ان دونوں قسموں کے حکموں میں توازن کی ضرورت ہے۔ بعض بنیادی مسائل ہیں جن کا تعلق معاشرت سے ہے۔ ان پر عمل من و عن ویسا ہی کیا جائے جیسا حکم قرآنی ہے۔ اور جہاں خدا تعالیٰ اجازت نہیں بلکہ حکم فرماتا ہے کہ تدبر کرو سوچ و بچار کرو یعنی تحقیق کرو، کائنات کے مختلف پہلوؤں پر تو وہاں ویسا ہی کیا جائے۔ تو ظاہر ہوا کہ دین حق ایک بہت ہی جدید ماڈرن اور ہر دور کی ضروریات پوری کرنے والا مذہب ٹھہرا۔ مگر یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ چند ایک لوگ معاشرتی احکامات کی تو واضح نافرمانی کرتے ہیں۔ مگر جہاں جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جاتے ہیں۔ . . . ان معاشرتی نافرمانیوں میں ایک بہت بڑا نکتہ پردہ کے حکم کے بارہ میں ہے۔ ہمارے دین نے عورتوں کو بڑی وضاحت سے نامحرم غیر مردوں سے پردہ کا حکم بھی دیا ہے پھر اس حکم کی وضاحت بھی فرمادی ہے۔ مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض خواتین اس حکم خداوندی کو مختلف بہانوں سے مجروح کرتی ہیں۔ شادی بیاہ کے موقعوں پر ہوٹل کے کسی فنکشن پر، ایسی مجالس میں جہاں خاوند کے دوست ہوں یا اپنے محکمہ کے متعلقہ لوگ ہوں یا اپنی سہیلیوں کے خاوند یا بھائی بند ہوں۔ تو پردہ میں لاپرواہی ایک بار ترک کیا بار بار معمول بن کر رہ جاتی ہے۔ اگر کوئی ہمدرد رشتہ دار یا کوئی دوست اس طرف توجہ دلاتے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ نصیحت کرنے والے صاحب دقیانوسی خیالات کے مالک ہیں۔ اور موجودہ ترقی پذیر زمانہ کی پیداوار نہیں اور یہی نقطہ آغاز ہے۔ اس بے پردگی اور بے حجابی کا۔ پھر آہستہ آہستہ قدم گراوٹ اور ڈھلوان کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور ایک نہیں تو دوسری نسل پردہ کو ایک بار گراں سمجھ کر (اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے) کوڑے کے ڈرم میں پھینکتی نظر آتی ہے۔ اور یہ لمحہ فکریہ ہی ایسا ہے جس کے متعلق کچھ عرض کرنا درکار ہے۔

ایک شے ذہن نشین رہے کہ پردہ عورت کے سر کا تاج ہے۔ اس کے پاؤں کی زنجیر ہرگز نہیں۔ یہ ہماری عورت کو آسمان کی بلندیوں تک لے جاتا ہے اس کو گراہی کی گہری اور عمیق گہرائیوں میں نہیں گراتا۔ یہ اسے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کی پاک جھلک کی طرف تو رہنمائی کرتا ہے، ماڈرن منرو اور اسی قماش کی دوسری مخلوق کی طرف جانے سے بچاتا ہے۔ شعوری اور لاشعوری طور پر اکثر لوگ مغرب اور امریکہ کی چکاچوند روشنی سے چندھیا جاتے ہیں۔ اور ان کی ریسرچ اور ٹیکنیکل ترقی کی طرف تو جاتے گھبراتے ہیں کیونکہ وہاں محنت عرق ریزی اور دماغ سوزی درکار ہے۔ ہاں مذہبی تہذیب کے بدترین پہلو یعنی بے پردگی اور شتر بے مہار تمدن کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات اپنے خاص احمدی ماحول کی وجہ سے رکے رہتے ہیں۔ پھر جونہی پاکستان میں رہتے ہوئے ذرا خراب ماحول ملا فوراً ہی اس میں گھل مل گئے۔ یا اگر بیرون پاکستان گئے، ہوا لگی اس ناساعد معاشرہ میں اپنے حجاب اور برقعہ کی وہ دھجیاں اڑائیں کہ الامان الحفیظ۔

اگر کوئی دردمند باپ اپنی بچی کو جو کہ شادی شدہ ہے۔ اور اپنے پاکستانی میاں کے ساتھ باہر رہ رہی ہے۔ اس کو پردہ کے احترام کی تاکید کرے تو وہ بچی اور کوئی نہ نہ پاکر اپنے کسی انکل کا حوالہ دے کر بلبلا اٹھتی ہے کہ ابو وہ چچا جان، تایا جان، خالو جان تو ابھی بچی جو کہ اسی ماحول میں یہاں رہ رہی ہے جب یہاں آئے تو کچھ نہیں کہتے۔ آپ دل سے پردہ کے بارہ اتنے فکرمند کیوں ہیں اب اس معصوم بچی کو کون سمجھائے کہ دراصل تو خود کمزور طبیعت واقع ہوتے ہیں تیز ہوا کی سمت چلنے میں عافیت محسوس کرتے ہیں۔ اولاد کی تربیت جب وہ جوان ہو کر پیر ور نہ کارہ ہو والدین سے زیادہ پڑھی لکھی اور دنیاوی طور ان سے زیادہ اچھے مقام پر ہو تو بہت زیادہ مشکل ہو جایا کرتی ہے۔ لہذا والدین اپنی ذمہ داریوں کو ابھی ہیں اس قسم کی بے قاعدگیوں پر آنکھیں بند نہ کر لیں۔ مبادا انہیں کوئی ناپسند کرے احسن طریق سے نصیحت کریں۔ کرتے چلے جائیں اور باقی کسر اپنی عاجزانہ دعاؤں سے پوری کرنے کی کوشش کریں۔

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر جب امریکہ تشریف لے گئے تو وہاں کی چند ایک خواتین نے وہاں کے مخصوص حالات کے تحت پردہ کے حکم کے متعلق نظر ثانی کی درخواست کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح اور سخت الفاظ میں فرمایا کہ کیا تم چاہو گی کہ تمہاری بچیاں ان تمام خرابیوں میں ملوث ہو جائیں جن میں امریکہ کا معاشرہ پھنس چکا ہے۔

پردہ کو عورت کی حفاظت، وقار، تمکنت، ٹھہراؤ اور عزت کیلئے نافذ فرمایا گیا ہے۔ نہ کہ اس کو ایک مجبور، مقہور اور قیدی عورت کے روپ میں دکھانے کے لئے۔ پردہ میں رہ کر عورت کار تو کیا ہوائی جہاز بھی چلائے تو مانع نہیں۔ ہماری ملتان کی جماعت کی ایک احمدی بچی نے اسی پردہ میں (برقعہ والا پردہ) رہ کر انگلستان کی یونیورسٹی سے فزکس میں بہت اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم اپنی بچیوں کو پردہ کی تربیت دیتے وقت سختی سے کام نہ لیں۔ بلکہ ان کو ذہن نشین کرائیں کہ اس حکم کے پیچھے خدا تعالیٰ کی بہت بڑی مصلحت اور فلسفہ ہے۔

اگر ہماری نوجوان بچیاں اور ہماری خواتین پردہ کی فلاسفی سے صحیح انداز میں واقف ہو جائیں تو وہ اس کی جان و دل سے حفاظت کریں گی۔ اس کو رسماً، عادتاً یا نمائش کے طور پر نہیں اپنائیں گی۔ بلکہ اگر وہ ٹھیک طور پر اسی انداز سے عمل کریں گی تو آہستہ آہستہ مغربی معاشرہ اس اہم قرآنی حکم کی طرف متوجہ ہوگا۔ بیچارہ مغرب تو خاندانی توڑ پھوڑ، طلاق، (بے باپ کے) ناجائز بچوں کی پیدائش اور حالیہ معلوم کردہ ایڈز کی بیماری کے ہاتھوں اس قدر نالاں اور پریشان ہے کہ اس کو تو علاج درکار ہے۔ لہذا جب وہ ایک باپردہ اور تعلیم یافتہ اور ترقی پسند احمدی عورت کو دیکھے گا تو بغیر کسی کمپلیکس کے اسے اپنائے گا اہل مغرب میں یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ وہ جب اپنی برائیوں میں بڑھ جاتے ہیں تو ریسرچ کے بعد ان سے منہ موڑ لیا کرتے ہیں۔ اور خاص طور جب انہیں ایک باعمل اور اونچے کردار کا نمونہ ایک باپردہ احمدی عورت کی صورت میں ملے وہ جماعت جس کے متعلق پیشگوئی ہے کہ اس نے زمین کے کناروں تک پھیلنا ہے۔ تو لازماً وہ اپنے مخصوص دینی رنگ کو اوروں پر چڑھائے گی نہ کہ ان کا اثر قبول کرے گی۔

آئیے ہم پردہ کے حکم پر قرآن حکیم اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے عین مطابق عمل کرنے کی دل و جان سے بھرپور کوشش کریں۔ اور کرتے چلے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون نگار حضرات سے گذارش

گذارش ہے کہ آپکا مضمون صاف لکھا ہونا چاہیئے۔ اگر آپ نے شکستہ خط میں لکھا تو مضمون قابل اشاعت اور بہت اچھا ہونے کے باوجود یا چھپ نہیں سکے گا یا بہت دیر سے چھپے گا شکستہ خط میں لکھے ہوئے کئی مضامین ہمارے پاس پڑے ہیں جو ہم شائع کرنا چاہتے ہیں لیکن جب تک صاف نہ لکھے ہوں انکا شائع کرنا ممکن نہیں ہے۔

ایک مشورہ

خواجہ حسن نظامی ایک صاحب طرز انشاء پرداز۔ بلند پایہ صحافی اور "مشائخ" میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ عملی سیاست میں انہوں نے زیادہ حصہ نہیں لیا۔ تاہم ان کا مندرجہ ذیل مشورہ بتاتا ہے کہ وہ اس میدان میں طبع آزمائی کرتے تو یہاں بھی نمایاں جگہ حاصل کر لیتے۔

آپ لکھتے ہیں "پاکستان کی حکومت مجھ سے زیادہ دور اندیش ہے تاہم وہ مولویوں کی اس لئے رعایت کرتی ہے کہ وہ دین کے قیم ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جو مملکت قائداعظم دے گئے ہیں وہ جب ہی سلامت رہے گی کہ کوئی حضرت مولانا اور کوئی حضرت پیر صاحب اس میں دخیل نہ ہوں۔ ان دونوں کو کھلاؤ۔ نذریں دو۔ ہاتھ چومو مگر اختیار حکومت سے دور رکھو"۔

منادی ۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء

بحوالہ الفضل ۹ ستمبر ۱۹۶۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کی آمد آمد ہے

محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور نصرتوں کے سائے میں جماعت احمدیہ عالمگیر اپنی زندگی کی پہلی صدی پوری کرنیوالی ہے۔ اور ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو دوسری صدی شروع ہو جائیگی۔ پہلی صدی کے آخری ایام اور دوسری صدی کا مبارک آغاز ہر احمدی سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ ان ایام کو خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعاؤں میں صَرف کرے۔ خود دعائیں کریں۔ اپنے اہل و عیال کو دعاؤں کی مؤثر تلقین کریں۔ اور دعاؤں کی قبولیت کیلئے جو مؤثر انداز اپنائے جا سکتے ہیں وہ بھی اپنائے جائیں۔ مثلاً اپنا انفرادی محاسبہ اور جہاں اپنے عمل اور کردار میں خامی یا کوتاہی کا احساس ہو اُسے دُور کریں۔ جہاں دوسروں سے معاملات میں کمی یا کوتاہی پائی جائے اس کا تدارک کریں۔ اور اپنے خالق و مالک سے تعلقِ عبودیت میں جو جو خلا محسوس ہوں ان کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔

احمدیت کی دوسری صدی اپنے جلو میں زبردست کامیابیوں اور کامرانیوں کو لیکر آنے والی ہے اور الٰہی جماعتیں جب فتوحات اور کامیابیوں کیطرف بڑھ رہی ہوں ایسے موقع پر تسبیح اور استغفار انکی جدوجہد کا بنیادی ماٹو بن جاتا ہے۔ کیونکہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی کا راز دنیاوی حربوں اور مادی وسائل میں مضمر نہیں ہوتا۔ بلکہ انکی فتح و کامرانی تمام تر اس حقیقت پر مبنی ہوتی ہے کہ وہ زمین و آسمان کے خالق و مالک کے آستانہ پر اپنی پیشانیاں رکھدیں۔ اور فتح کی بشارتیں پائیں۔ اس لئے احمدیت کی پہلی صدی کے آخری ایام اور دوسری صدی کے آنے والے دن ہر احمدی کو اس طور پر گذارنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسکی دعائیں اور مناجات دائمی نقش پیدا کرنے والی ہوں۔ اور تاریخ کے اس ریکارڈ میں جو آسمان پر مرتب ہو رہا ہے ہر احمدی کی مناجات کو اس میں نمایاں مقام نصیب ہو۔ اور یہ سب محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی بارگاہ میں عجز و نیاز سے حاصل ہو سکتا ہے۔ آئیے ہم سب مل کر یہ مبارک ایام تسبیح و تحمید اور استغفار میں گذاریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جشن تشکر کے موقع پر ہم اپنے محبوب امام کی خدمت میں کیا پیش کریں؟

مرکز میں ایک اجلاس کے دوران جماعت احمدیہ کے سو سالہ جشن تشکر کے حوالہ سے ایک مخلص نے سوال کیا تحریک جدید کی طرف اپنے محبوب ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس مخلص نے دراصل ہر احمدی کے دل کی ترجمانی کی ہے۔ سو واضح ہو کہ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے جشن تشکر کے حوالے سے نئے مشن ہائے بیرون، تراجم، قران مجید، تعمیر بیوت الذکر وغیرہ جتنے کارہائے نمایاں انجام دئیے ہیں یہ کام اربوں روپیہ کے اخراجات کے متقاضی تھے۔

اندریں صورت ہر وہ جماعت جو اپنا ٹارگٹ پورا کر دیتی ہے وہ گویا اپنے محبوب امام کی خدمت میں ایک ایسا تحفہ پیش کر رہی ہو گی جو نئے مشنوں نئے بیوت الذکر اور نئے تراجم قرآن مجید پر مشتمل ہو گا۔

اس لئے ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے کسی مخلص کو اپنا وعدہ دوچند بھی کرنا پڑے تو وہ اس سے گریز نہ کریں۔ نیز معاونین خصوصی کی تعداد بھی بڑھائیں اور ٹارگٹ بہر صورت حاصل کر کے دم لیں اللہ تعالیٰ ہر جماعت کو اس مخلصانہ پیشکش کے ثواب سے بہرہ ور فرماتے۔ وکیل المال اوّل

CURATIVE COURSES — کیورٹیو کورسز

PILES COURSE	قیمت ۴۰/-	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۶۰/- "	دمہ کورس
BABY GROWTH COURSE	۲۵/- "	بے بی گروتھ کورس
BED URINE COURSE	۳۰/- "	بول بستری کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰/- "	چھوٹا قد کورس
OBESTY COURSE	۶۰/- "	موٹاپا کورس
T.B COURSE	۵۰/- "	ٹی بی کورس

لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبرز:۔ سیل: ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

خبریں

• پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۱۳ مارچ کو طلب کر لیا گیا ہے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ اجلاس بڑا ہنگامہ خیز ہو گا۔ وزیراعلیٰ نواز شریف کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کئے جانے کا امکان ہے۔ متحارب سیاسی دھڑوں میں جوڑ توڑ اور خفیہ سرگرمیاں عروج پر پہنچ گئی ہیں۔

• ممتاز قانون دان اور سپریم کورٹ کے سابق جج مسٹر جسٹس دراب پٹیل نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے خاتمے سے کوئی آئینی خلا پیدا نہیں ہو گا۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا سینٹ کو کوئی اختیارات حاصل نہیں ہیں۔

• قومی اسمبلی کا اجلاس ۲۲ مارچ کو ہو گا۔ یہ اجلاس قومی اسمبلی کے ۶۵ اراکین کی درخواست پر بلایا جا رہا ہے۔

• خبر رساں ایجنسی اے پی پی نے اطلاع دی ہے کہ پنجاب کے وزیراعلیٰ نواز شریف نے مستعفی ہونے کی پیشکش کر دی ہے تاہم استعفیٰ دینے کیلئے انہوں نے پیشکش یہ کی ہے کہ مسٹر نصر اللہ دریشک کو ایوان کا قائد بنایا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں مخدوم الطاف کیلئے رستہ ہموار نہیں کرینگے۔ ادھر حکومت پنجاب کے ایک ترجمان نے یہ بیان دیا ہے کہ نواز شریف نے استعفیٰ دینے کی کوئی پیش کش نہیں کی۔

• امریکی سینٹ نے صدر بش کی طرف سے حمایت یافتہ جان ٹاور کی بطور وزیر دفاع تقرری کو مسترد کر دیا ہے۔ تیس سال کے عرصہ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ سینٹ نے کسی وزیر کی بطور وزیر تقرری کو رد کر دیا ہو۔

• ایران میں دو عورتوں سمیت منشیات کے ۲۷ سمگلروں کو پھانسی کی سزا سنا دی گئی ہے۔ ۲۵ مردوں کو پبلک مقامات پر پھانسی دی جائے گی جبکہ دونوں عورتوں کو جیل میں پھانسی دی جائے گی۔

• وزیر قانون و انصاف سیّد افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت زندگی کے ہر شعبہ میں احساسِ محرومی ختم کر دیگی انہوں نے کہا کہ ہم عوام کے چہروں پر مسکراہٹ واپس لائیں گے۔

• شہریوں کی طرف سے ٹیکسوں کی ادائیگی میں ٹال مٹول اور رکاوٹوں کے باعث چین کا معاشی نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔

• سینٹ کے آزاد رکن مسٹر طارق چوہدری نے وزیراعلیٰ نواز شریف کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پنجاب اسمبلی کو توڑنے کا اعلان کر دیں تاکہ دوبارہ انتخابات کے نتیجے میں ان کو قطعی اکثریت حاصل ہو جائے۔

• ممتاز شاعر رئیس امروہوی کے قتل کے الزام میں چار مذہبی جنونیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کا انکشاف ڈی آئی جی کراچی نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

• ویسٹ انڈیز نے پورٹ آف سپین میں دوسرے ایک روزہ میچ میں بھی بھارت کو شکست دے دی ہے۔

بقیہ اخبار احمدیہ

میرے بڑے بھائی محمد رفیق صاحب لیمنگٹن انگلینڈ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اپریشن تجویز ہوا ہے۔ تمام قارئین کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد مکمل صحت عطا فرمادے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ محمود باسط

مکرم سیّد امین شاہ صاحب دارالعلوم شرقی دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ۱۸ مارچ کو اپریشن متوقع ہے۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ سیّد رضوان منظور دارالنصر غربی

ناظمین مجالس

ہر ماہ کی مقرر کردہ کتاب کا اطفال ضرور مطالعہ کریں اور ماہانہ رپورٹ میں اسکا ذکر کیا کریں۔ ماہ مارچ کی کتاب مطالعہ "حضرت مولوی نورالدین" ہے۔ (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

موصیان کرام

دفتر وصیّت نے قواعد الوصیّت ہر موصی کیلئے شائع کئے ہیں جو امراء اضلاع سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اگر کسی موصی دوست کو قواعد الوصیّت نہیں ملے تو اپنے ضلع کے امیر صاحب سے رابطہ کریں۔ براہ راست دفتر کسی کو نہیں دے گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)